حرمت شراب کے [illegible] ... آخری قسط

تحریر: محمد منیر قمر سیالکوٹی ○ ترجمان سپریم کورٹ الخبر سعودی عرب

مصلحت تدریج حرمت

اور شراب کو حرام قرار دینے میں اللہ تعالی نے یکبارگی حکم نہیں فرمایا' بلکہ آہستہ آہستہ ایک تدریجی عمل کے ذریعے اسے حرام کیا تھا تو آخر اس کی کیا وجہ تھی ؟

بات دراصل یہ تھی دراصل شریعت اسلامیہ کو اللہ تعالی نے یہ خاص امتیاز بخشا ہے کہ اس کے احکام آسان ہیں اور اسی سلسلہ کی ایک کڑی یہ بھی ہے کہ شراب نوشی عربوں کی پرانی عادت تھی کہ وہ اس کے بڑے رسیا تھے اور پوری قوم اس میں مبتلا تھی سوائے بعض مخصوص حضرات کے جن کی طبیعت کو ہی اللہ تعالی نے انتہائی سلیم بنا دیا تھا کہ وہ اس خبیث چیز کے پاس بھی کبھی نہ گئے جیسے ہمارے نبی مقدس ﷺ ہیں آپ کے بارے میں معروف ہے کہ آپ نے نبوت سے پہلے بھی کبھی نہ شرک کیا' نہ مشرکانہ افعال میں شامل ہوئے نہ ساز آواز کی محفلوں شرکت کی اور نہ کبھی شراب یا کسی دوسری نشہ آور چیز کو چھوا۔ صحیح مسلم' نسائی اور مسند احمد' ابی یعلی میں بعض احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ شراب کا ایک تاجر نبی اکرم ﷺ کو ہر سال شراب کا ایک برتن تحفہ دیا کرتا تھا۔علامہ رشید رضا نے ان سب روایات کو نقل کرنے کے بعد جرح و تعدیل کے ماہر علماء کے اقوال ذکر کئے ہیں اور بعض روایات کو ضعیف اور بعض کو ایک دوسرے سے متناقض قرار دیا ہے اور سند و متن کے اعتبار سے مسلم وغیرہ کی صحیح احادیث سے بھی ھدیہ دینا تو ثابت ہوتا ہے مگر یہ کہ (نعوذ باللہ) نبی اکرم ﷺ پیتے بھی ہوں اسکا ثبوت ہرگز نہیں ملتا نہ اس کی صراحت۔ اس حدیث میں ہی ہے اور نہ کسی نے یہ بات نقل کی ہے یہ اشارہ

ہم نے صرف اس لئے دیا کہ کوئی شخص آپ کے بارے میں کسی غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو۔ علامہ رشید رضا نے اس کی بڑی تفصیل ذکر کی ہے جسے تفسیر المنار میں دیکھا جا سکتا ہے۔ (تفسیر المنار ج ۷ ص ۸۷۔۸۸ اور ۹۴۔ ۹۶)

یہ بات بھی حقیقت ہے اور کسی سے بھی مخفی نہیں کہ کوئی عادت چاہے کسی چیز کی بھی ہو اس کا چھوڑنا انسان پر بڑا مشکل ہوتا ہے۔ خصوصا شراب نوشی اور دوسری نشہ آور اشیاء کے استعمال کی عادت تو انسان کی طبیعت پر ایسا قبضہ کر لیتی ہے کہ اس کے پنجے سے نکل آنا نشے کا عادی شخص اپنے لئے موت سمجھنے لگتا ہے۔ اگرچہ واقع میں ایسا نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالی نے نزدیک شراب نوشی اور نشہ کرنا حرام اور اسلام لانے کے بعد مسلمانوں کو اس سے بچانا مقصود و مطلوب تھا۔ لیکن اگر اسے یکایک حرام کر دیا جاتا تو لوگوں پر اس حکم کی تعمیل سخت مشکل ہو جاتی۔ لہذا ابتداء میں اس پر جزوی پابندی عائد کی گئی اور اس کے خراب اثرات و مضرات بتلا کر ذہنوں کو اس کے چھوڑنے پر آمادہ کیا گیا۔ اور بالآخر اسے قطعا حرام کر دیا گیا۔ اگر شروع میں ہی ایسا حکم نازل کر دیا جاتا تو لوگوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ (تفسیر معارف القرآن ج ۲ ص ۴۲۳۔ ۴۲۴)

عرب میں کثرت شراب نوشی

شراب نوشی عربوں کی عادت ثانیہ بن چکی تھی ۔ اس لئے یااللہ تعالی نے صرف ایک ہی حکم سے حرام نہیں کی بلکہ تدریجی انداز سے اسے حرام قرار دیا اور عربوں کی شراب نوشی کے رسیا اور دلدادہ ہونے کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے شعروں میں ایسے ایسے مضمون باندھا کرتے تھے کہ جو ان کی دلدادگی واضح کر دیتے ہیں۔

چنانچہ امام قرطبیؒ نے اپنی تفسیر میں متعدد اشعار نقل کئے ہیں اور شراب کی حرمت سے پہلے کے دور میں شاعر رسول حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کہا تھا

نشربها فتتركنا ملوكا

و اسدا ما ينهنهنا اللقاء

" ہم شراب پیتے تھے جو ہمیں بادشاہوں اور شیروں جیسا بنا دیتی ہے کہ پھر ہم کو کسی دشمن کے مقابلہ سے کوئی چیز نہیں روکتی (قرطبی ج ۲۔۳ ص ۵) "

اور ابو محجن ثقفی نے کہا تھا

اذا مت فادفنی الی جنب کرمة

تروی عظامی بعد موتی عروقها

و لا تدفننی بالفلاة فاننی

اخاف اذا مت ان لا اذوقها

جب میں مروں تو مجھے انگور کی بیل کے پاس دفن کرنا تاکہ میری موت کے بعد بھی اس کی جڑیں میری ہڈیوں کو شراب سے سیراب کرتی رہیں۔ مجھے کسی کھلے جنگل و صحراء میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ اس طرح میں مرنے کے بعد شراب کا مزہ نہ چکھ سکوں گا۔ (قرطبی ج ۲۔۳ ص ۵۶)

جب ان کا یہ حال تھا تو ایسے میں انہیں بیک حکم شراب سے منع کر دینا فطرتی امر کے خلاف ہوتا اور لوگوں کو دخول اسلام سے روکنے کا باعث بھی بنتا لہٰذا شارع نے اس کی حرمت کو بڑے حکیمانہ اور فطری انداز سے نافذ کیا تھا اور اگر ایسا نہ کیا گیا ہوتا تو کتنے لوگ اعشی کی طرح اسلام میں داخل ہونے سے رہ جاتے اس کے بارے میں مروی ہے

اعشی کا واقعہ

جب وہ قبول اسلام کی نیت سے مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوا تو اسے راستے میں بعض مشرکین ملے انہوں نے اس سے پوچھا:

این تذہب کہاں کا ارادہ ہے ؟

اس نے بتایا کہ محمد (ﷺ) کے پاس جار رہا ہوں تو انہوں نے کہا:

لا تصيل اليه فانه يامرك بالصلاة

اس کے پاس مت جاؤ وہ تمہیں نماز ادا کرنے کا حکم دے گا۔

اس پر اعشی نے کہا:

ان خدمة الرب واجبة

پروردگار کی خدمت کرنا تو واجب ہے۔

انہوں نے کہا:

انه يامرك باعطاء المال الى الفقراء

وہ تمہیں فقیروں کو مال دینے کا حکم دے گا۔

تو اس نے کہا:

اصطناع المعروف واجب

ایسی نیکی کرنا تو واجب ہے۔

تب اس سے کہا گیا:

انه ينهى عن الزنا

وہ تمہیں زنا کاری سے روکے گا۔

تو اعشی نے کہا:

و هو فحش و قبيح فى العقل فقد حسرت شيخا فلا احتاج اليه

زنا کاری تو عقلی اعتبار سے ہے ہی بڑا فحش فعل جبکہ میں تو ویسے ہی بوڑھا ہو چکا ہوں اور مجھے اس فعل کی کوئی حاجت نہیں رہی۔

تب مشرکین نے اپنا آخری تیر چھوڑتے ہوئے کہا:

انه ينهى عن شرب الخمر وہ شراب نوشی سے منع کرتا ہے۔

تو اعشی نے کہا:

اما هذا انى لا اصبر عليه

اب رہی یہ چیز تو اس کے بغیر میں صبر نہیں کر سکتا۔

تب وہیں سے یہ کہتا ہوا واپس لوٹ گیا کہ میں جا کر ایک سال تک خوب جی بھر کر شراب پی لوں تو پھر محمد (ﷺ) کے پاس جاؤں گا۔ مگر موت نے اسے مہلت ہی نہ دی وہ واپس اپنے گھر تک بھی نہ پہنچا کہ راستہ میں ہی اپنی سواری سے گرا، گردن ٹوٹ جانے کے ساتھ ہی اس کی روح پرواز کر گئی۔

(تفسیر قرطبی ۲ ر ۳ ر ۵۵-۵۶)

اس واقعہ سے بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ وہ لوگ شراب نوشی کے کس حد تک عادی تھے۔ اور انہیں اس عادت کے ترک کروانے میں تدریجی ممانعت کی کس قدر ضرورت تھی اور فطرت کا کتنا تقاضا تھا۔

حرمت شراب کا سبب اور تدریج

شراب کی تحریم کے سبب نزول اور اس میں تدریجی عمل کی وضاحت متعدد احادیث میں وارد ہوئی ہے جنہیں جمع کرتے ہوئے امام فخرالدین رازی نے مختصر انداز سے بڑا عمدہ پیرایہ اختیار کیا ہے۔ وہ اپنی تفسیر میں یسئلونک عن الخمر والمیسر کے تحت لکھتے ہیں:

خمر یعنی شراب کے سلسلہ میں قرآن کریم میں چار مختلف آیات نازل ہوئی ہیں جن میں سب سے پہلی آیت مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

سورۃ نحل میں ارشاد الٰہی ہے:

۱- و من ثمرات النخیل و الاعناب تتخذون منہ سکرا و رزقا حسنا (نحل ۴)

اور کھجور کے درختوں اور انگور کی بیلوں سے بھی ہم تم کو ایک چیز پلاتے ہیں جسے تم نشہ آور بھی بنا لیتے ہو۔ اور پاک رزق بھی۔ (اس میں ایک لطیف اشارہ اس جانب بھی ہے کہ شراب حرام ہے کیونکہ وہ پاک رزق نہیں) مگر اس وقت ک مسلمان شراب پیتے تھے اور یہ ان کے لئے حلال تھی ابھی حرام نہیں کی گئی تھی۔

۲۔ پھر حضرت عمر فاروق ' معاذ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! ہمیں شراب کے سلسلہ میں فتوی دیجئے۔ یہ عقل کو زائل اور مال کو برباد کر دینے والی چیز ہے تو اس موقع پر سورۃ البقرۃ میں یہ ارشاد الٰہی نازل ہوا:

قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس و اثمھما اکبر من نفعھما
(البقرۃ ۲۱۹)

(اے نبی!) فرما دیجئے کہ ان میں بڑا اثم و گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں اور ان کا اثم و گناہ ان کے فائدے سے بہت زیادہ ہے۔

یاد رہے کہ آیت کا یہی سبب نزول امام ابن الجوزی نے زادالمعاد میں بھی ذکر کیا ہے۔ اور دوسرا سبب ابوداؤد و ترمذی' نسائی' مسند احمد میں مذکور دعاء عمر اللھم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا بھی ہے۔ (زاد المسیر ج ۱ ص ۲۳۹ ' ابوداؤد حدیث ۳۱۱۷' صحیح ترمذی ۲۴۴۲' صحیح نسائی ۵۱۱۳)

اس وقت کچھ لوگوں نے تو شراب نوشی کو ترک کر دیا اور بعض لوگ پیتے رہے۔ کیونکہ صراحت کے ساتھ اسے قطعی حرام قرار نہیں دیا گیا تھا۔

۳۔ پھر ایک واقعہ رونما ہوا جو ابوداؤد' ترمذی' مسند احمد' اور تفسیر ابن جریر میں مذکور ہے اور اسے امام رازی ' امام ابن الجوزی' امام قرطبی اور دیگر مفسرین نے بھی ذکر کیا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے بھی ہماری دعوت کی جس میں شراب بھی پلائی جو ہمارے سروں کو چڑھ گئی اور سب مست ہوگئے اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا تو لوگوں نے امامت کے لئے مجھے آگے کر دیا۔ میں نے سورۃ الکافرون کی تلاوت کی جسے میں نے اس طرح پڑھا:

قل یایھا الکافرون ○ لا اعبد ما تعبدون (نحن نعبد ما تعبدون)

کہہ دیجئے کہ اے کافرو! میں اس چیز کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم کرتے ہو

(اور ہم اس کی عبادت کرتے ہیں جس کی تم عبادت کرتے ہو)

یعنی اس طرح پڑھا گیا کہ معنی ہی بدل گئے۔ اور امام قرطبیؒ نے یوں نقل کیا ہے:

قل یایھا الکافرون○ اعبد ما تعبدون

کہہ دیجئے کہ اے کافرو! میں بھی اسی کی عبادت کرتا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو۔

اس میں بھی وہی غلطی اور شرکیہ کلمات بن گئے ہیں۔ تو اس موقع پر سورۃ نساء کی یہ آیت نازل ہوئی:

یایھاالذین آمنوا لا تقربوا الصلاۃ و انتم سکاری (نساء ۴۳)

ایمان والو! جب تم نشہ کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب نہ جاؤ۔

اس آیت کے نزول سے شراب نوشی کرنے والوں کی تعداد بہت ہی کم رہ گئی۔ (زاد المسیر ۲ر ۸۹ ' فتح الباری ۸ ر۲۷۹ ر۲۸۰ ' قرطبی ۳ ر ۵ ر ۲۰۰)

اور ابن جریر کی ایک دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جسے امامت کے لئے آگے کیا گیا اور جن پر سورۃ کی قراءت میں اختلاط ہوا تھا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نہیں تھے بلکہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے۔

(ابن جریر ۸ ر ۳۸۶ و زاد المسیر مع تحقیقہ ۲ ر ۸۹)

دونوں حضرات میں سے واقعہ چاہے کسی سے بھی تعلق رکھتا ہو بہرحال اس آیت کے نزول سے دیگر بکثرت لوگوں نے شراب نوشی ترک کر دی۔

۴۔ پھر ایک واقعہ رونما ہوا جسے امام رازی کی طرح ہی امام ابن الجوزی' امام ابن جریر ' امام ابن کثیر اور امام قرطبی و دیگر مفسرین رحمھم اللہ نے اپنی کتب تفسیر میں ذکر کیا گیا ہے۔ اور انہی پر بس نہیں بلکہ یہ واقعہ صحیح سند کے ساتھ صحیح مسلم و ابوداؤد میں اور ایسے ہی مسند احمد اور سنن بیہقی میں بھی مذکور ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں:

انزلت فی آیات من القرآن
میرے بارے میں قرآن کی متعدد آیات نازل ہوئی ہیں۔
اور پھر ان آیات کا ذکر کرتے ہوئے اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:
کہ میں بعض انصار صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس گیا تو انہوں نے کہا کہ آؤ ہم تمہاری دعوت کرتے ہیں جس میں عام کھانے پینے کے ساتھ جام و سبو کا دور بھی چلے گا۔ اور یہ شراب حرام قرار دیئے جانے سے پہلے کی بات ہے۔ ہم ایک باغیچہ میں چلے گئے۔ جہاں کھانے کے لئے بھنا ہوا گوشت اور پینے کے لئے شراب مہیا تھی سب نے مل کر کھایا اور پیا اور پھر نشے کی حالت میں فخر و مباہات کرنے اور شعر گوئی کرنے لگے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے انصار و مہاجرین کے ذکر کے دوران کہہ دیا کہ المهاجرون خير من الانصار مہاجرین انصار سے بہتر ہیں۔ اس پر ایک انصاری صحابی نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی پکڑی اور اس سے انہیں مارا اور انہیں زخمی کر دیا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا بیان ہے۔
فجرح انفی، (اس نے میری ناک زخمی کر دی)۔
اور ایک دوسری روایت میں الفاظ ہیں:
ففزره و كان انف سعد مفزورا۔ کہ اس انصاری نے انکی ناک پھاڑ دی اور راوی کے الفاظ میں کہ حضرت سعد پھٹی ہوئی ناک والے تھے۔
فرماتے ہیں: کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا ماجرا کہہ سنایا تو اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے (سورہ مائدہ کی یہ آیت) انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه' نازل فرمائی کہ شراب و جوا' آستانے اور پانسے گندے شیطانی افعال ہیں۔ ان سے اجتناب کرو۔ (قرطبی ۳ / ۶ / ۲۸۶ ـ ۲۸۷' زاد المسیر ۲ / ۴۱۶ مع تحقیقه و فيه تخريج مفصل ' ابن کثیر مترجم ۲ / ۱۹ تفسیر کبیر رازی ۳ / ۵ / ۴۰ بہ

اضافات مفیدہ طبع داراحیاء التراث بیروت صحیح مسلم مع النووی ۸ ر ۱۵ ر ۱۸۶۔۱۸۷ طبع بیروت)

سورۃ المائدہ کی اسی آیت انما الخمر و المیسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ماضی قریب کے معروف مصری مفسر سید قطب شہیدؒ نے اپنی تفسیر فی ضلال القرآن میں بڑی عمدہ باتیں لکھی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کہ مختلف اشیاء اور اعمال میں نہ تو سراسر خیر ہوتی ہے اور نہ ہی سراسر شر۔ بلکہ خیر اور شر دونوں میں سے ہر چیز کسی نہ کسی مقدار میں موجود ہوتی ہے۔ مگر اس پر حکم اغلبیت کے اعتبار سے لگایا جاتا ہے۔ (یعنی خیرو شر میں سے جو چیز غالب اور زیادہ ہو اسے اسی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ اور کم مقدار دب کر رہ جاتی ہے) اسی عام قاعدے کی رو سے شراب اور جوئے کے حرام قرار دیئے جانے کا سبب و علت ان کے اندر نفع کی نسبت گناہ و برائی کا غالب اکثریت سے پایا جانا ہے۔

مسائل عادات و رواج اور مسائل اعتقاد میں فرق

سید قطب شہیدؒ اسی آیت کے ضمن میں مسائل عادات و رواج اور مسائل اعتقاد میں فرق اور شراب کی تدریجی تحریم اور شرک کی فوری و صریح تحریم کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آیات تحریم خمر میں ہمارے لئے قرآنی و اسلامی طریقہ تربیت کا ایک پہلو سامنے آتا ہے۔ اور اسی طرح ہی اس کا استقراء دیگر اکثر شرعی احکام میں بھی ممکن ہے۔ آگے وہ شراب و جوئے کے موضوع کی مناسبت سے طریقہ تربیت کے ایک اصول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب کسی امر یا نہی کا تعلق کسی اعتقادی مسئلہ سے ہو تو اسی وقت ہی قطعی فیصلہ کر دیا جائے گا۔ جیسے توحید و شرک کا مسئلہ ہے۔ تو یہاں آپ دیکھیں گے کہ توحید کے سلسلہ میں قطعی امر صادر کر دیا گیاہے اور شرک کی مذمت بھی سختی کے ساتھ کر دی گئی ہے۔ جس میں کسی طرح کا بھی لوچ

نہیں ' چنانچہ سورۃ المائدہ میں ارشاد الٰہی ہے:

انه من یشرک بالله فقد حرم الله علیه الجنة و ماوه النار و ما للظالمین من انصار

جنت حرام کر دی گئی ہے اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مدد گار نہیں۔

یہ تو ہوا اعتقادی مسائل کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ کا انداز حکم جبکہ جن مسائل کا تعلق رواج و عادات سے ہو جیسے شراب نوشی و جوا بازی تو یہاں تدریجی انداز سے اس کے علاج اور قلع قمع کرنے کی ضرورت ہے۔ لہٰذا پہلے اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ آیت ۲۱۹ میں یہ بتلا کر کہ شراب جوا میں نفع کی نسبت برائی و گناہ بہت ہی زیادہ ہے۔ مسلمانوں میں دینی شعور و وجدان کو جھنجھوڑا۔ اسے بیدار کیا۔ اور اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ اس کا ترک کر دینا ہی بہتر ہے پھر اس سلسلہ کا دوسرا قدم سورۃ النساء آیت ۴۳ کے ذریعہ اٹھایا گیا اور بتایا گیا کہ اے ایمان والو! نشہ کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ۔ یوں شراب نوشی کے مواقع بہت ہی کم کر دیئے گئے اور ان دونوں اقدام کے نافذ ہو جانے اور ان کے اثرات ظاہر ہو چکنے پر آخر میں سورۃ المائدۃ آیت ۹۰ میں حتمی طور پر شراب و جوا کو گندے شیطانی کام قرار دیتے ہوئے ان کے حرام ہونے کا فیصلہ اور انہیں کلیۃ ترک کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

(فی ظلال القرآن ۲ / ۹۷۴ ـ ۹۷۶ طبع شروق)

شراب و جوا کے حرام ہونے کا ثبوت

آیات مائدہ میں چودہ طریقوں سے

سورۃ المائدہ کی مذکورہ تین آیتوں (۹۰ ـ ۹۲) میں شراب و جوا کو حرام قرار دیئے جانے کا ثبوت مفسرین قرآن' شارحین حدیث اور اہل تحقیق علماء نے

ایک دو نہیں بلکہ چودہ طریقوں سے واضح کیا ہے جن میں سے آٹھ طریقے تو صرف حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے احکام القرآن ابوبکر رازی کے حوالہ سے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ذکر کئے ہیں۔ (فتح الباری ج ۱۰ ص ۳۱)

آٹھ طریقے تفسیر کشاف میں مذکور ہیں جن کو امام فخرالدین رازی نے بھی اپنی کتاب نقل کیا ہے۔ جبکہ تفسیر المنار میں علامہ رشید رضا مصری اور ان سے نقل کرتے ہوئے دوحہ قطر شرعی کورٹ کے چیف جسٹس علامہ شیخ احمد بن حجر آل بوطامی (حفظہ اللہ) نے چودہ طریقے اپنی کتاب " الخمر و سائر المسکرات : تحریمھا و اضرارھا " (اس کتاب کا اردو ترجمہ بھی قطر میں مقیم ہمارے فاضل دوست مولانا شمیم احمد خلیل نے کر دیا ہے جسے اسلامک ریسرچ اکیڈمی نئی دہلی نے شائع کر دیا ہے) میں ذکر کئے ہیں ان میں سے تحریم خمر پر استدلال کا طریقہ یہ ہے

پہلا طریقہ

یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیات میں شراب و جوا کو "رجس" قرار دیا اور یہ لفظ رجس کسی انتہائی قباحت و خباثت پر دلالت کرتا ہے حتی کہ رجس کا اطلاق بتوں پر کیا گیا ہے۔

سورۃ الحج میں ارشاد الٰہی ہے :

فاجتنبوا الرجس من الاوثان و اجتنبوا قول الزور (الحج ۳۰)

پس بتوں کی گندگی سے بچو اور جھوٹی بات کہنے سے اجتناب کرو۔

قرآن کریم کے بعض دیگر مقامات پر بھی یہ لفظ وارد ہوا ہے۔ اور ہر جگہ ہی ناپاکی کے مفہوم کو پہلے سے زیادہ پرزور انداز میں واضح کرتا ہے۔ مثلا سورۃ الانعام میں حق سے فرار و نفرت کو رجس قرار دیتے ہوئے فرمایا:

و کذالک یجعل اللہ الرجس علی الذین لا یومنون (الانعام ۱۲۵)

اسی طرح اللہ (حق سے فرار و نفرت کی) ناپاکی ان لوگوں پر مسلط کر دیتا ہے۔ جو ایمان نہیں لاتے۔

اسی طرح سورۃ الانعام ہی میں مردار' بہے ہوئے خون اور خنزیر کے گوشت کی حرمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمه الا ان یکون میتة او دما مسفوحا او لحم خنزیر فانه رجس او فسقا اهل لغیر الله به

(آیت: ۱۴۵)

(اے نبیؐ) ان سے کہہ دیں کہ جو وحی میرے پاس آئی ہے اس میں تو میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جو کسی کھانے والے پر حرام ہو الا یہ کہ وہ مردار ہو' یا بہایا ہوا خون ہو' یا خنزیر کا گوشت ہو کہ وہ ناپاک ہے یا فسق ہو کہ اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو۔

اور سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ کے عذاب و پھٹکار کو رجس کہا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

قال قد وقع علیکم من ربکم رجس و غضب (الاعراف ۷۱)

(ان کے نبی نے) کہا: تمہارے رب کا عذاب (پھٹکار) تم پر نازل ہوا اور اس کا غضب ٹوٹ پڑا۔

اور سورۃ توبہ میں اہل جہنم کو رجس قرار دیتے ہوئے ارشاد الٰہی ہے:

انهم رجس و ماواهم جهنم جزاء بما کانوا یکسبون (توبه ۹۵)

یہ لوگ گندگی ہیں اور ان کا اصلی مقام جہنم ہے جو ان کی کمائی کے بدلے میں انہیں ملے گا۔

اور آگے چل کر فرمایا:

فاما الذین فی قلوبهم مرض فزادهم رجسا الی رجسهم و ماتوا و هم کافرون (توبه ۱۲۵)

اور جن لوگوں کے دلوں کو (نفاق کا) روگ لگا ہوا ہے ان کی سابق نجاست و گندگی پر (ہرنئی صورت نے) ایک نے ایک اور نجاست کا اضافہ کر دیا۔ اور

وہ مرتے دم تک کفر ہی میں رہے۔

سورۃ یونس میں ہے:

و ما کان لنفس ان تومن الا باذن اللہ و یجعل الرجس علی الذین لا یعقلون (یونس ۱۰۰)

کوئی شخص اللہ کے اذن کے بغیر ایمان نہیں لا سکتا اور اللہ (کا طریقہ یہ ہے کہ) ان لوگوں پر گندگی ڈال دیتا ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

سورۃ احزاب میں اہل بیت سے خطاب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت و یطھرکم تطھیرا (الاحزاب ۳۳)

اے (نبیؐ کے) اہل بیت! اللہ یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک صاف کر دے۔

ان سب آیتوں میں بتوں، سور کے گوشت اور دیگر گندگیوں کو رجس کہا گیا ہے لہٰذا یہ لفظ "خبث" کے مدلول سے بھی زیادہ قبیح و بدتر مفہوم و مدلول کا حامل ہے۔ اور خبث و خبائث کو بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے حرام قرار دیا ہے۔ جیسا کہ سورۃ الاعراف میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں فرمایا ہے:

و یحل لھم الطیبات و یحرم علیھم الخبائث (الاعراف ۱۵۷)

آپ لوگوں کے لئے پاک چیزیں حلال اور ناپاک و خبیث حرام کرتے ہیں۔

ایسے ہی طبرانی اوسط میں شراب کے بارے میں ارشاد نبوی ہے:

الخمر ام الخبائث فمن شربھا لم تقبل صلاتہ اربعین یوما فان مات و ھی فی بطنہ مات میتۃ جاھلیۃ (صحیح جامع الصغیر للالبانی ۳، ۲ ، ۱۳۶ و حسنہ)

شراب تمام برائیوں اور خباثتوں کی جڑ ہے، جس نے شراب پی اس کی

چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی' اگر وہ اس حالت میں مرگیا کہ شراب اس کے پیٹ میں ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا

اور طبرانی کبیر و اوسط میں ارشاد نبویؐ ہے :

الخمر ام الفواحش و اکبر الکبائر من شربها وقع علی امه و خالته و عمته (جامع الصغیر (۳۳۴۵)

شراب فحاشی کے تمام کاموں کی جڑ ہے اور تمام گناہوں سے بڑا گناہ ہے ۔ جس نے شراب پی وہ اپنی ماں' خالہ ' اور پھوپھی تک سے زنا کر بیٹھے گا۔

رجس اور خبث کی تشریح پر مبنی ان تصریحات سے شراب کے حرام ہونے میں کیا شک رہ جاتا ہے؟

دوسرا طریقہ

آیات مائدہ سے شراب کی حرمت پر استدلال کا دوسرا طریقہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں شراب و جوا کے بارے میں حکم بتانے والے جملہ کو لفظ " انما " سے شروع فرمایا ہے اور یہ لفظ "حصر" پر دلالت کرتا ہے اور اس سے شراب و جوا کی مذمت میں مبالغہ و تاکید مقصود ہے۔ گویا فرمان ہے کہ شراب و جوا سراسر گندگی ہی ہیں ان میں کوئی خیر نہیں۔

تیسرا طریقہ

اور آیات مائدہ سے شراب و جوا کے حرام ہونے پر استدلال کا تیسرا طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب و جوا کو انصاب و ازلام یعنی آستانوں اور پانسوں کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ جو کہ بت پرستی اور شرکیہ خرافات ہیں۔

ایک حدیث بھی ہے جو ابن ماجہ' تاریخ امام بخاری اور شعب الایمان بیہقی میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

مدمن الخمر کعابد وثن (صحیح جامع الصغیر ۳ , ۵ , ۲۰۵ و سنن ابن

ماجہ حدیث (۳۳۷۵)

شراب کا عادی شخص بتوں کی پوجا کرنے والے کی طرح ہے۔

اس حدیث کو کبار محدثین (جیسے علامہ البانی) نے صحیح قرار دیا ہے۔ اور اس کی تصدیق صحیح ابن حبان میں مذکور حدیث سے بھی ہوتی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

من لقی الله مدمن خمر لقیه کعابد وثن (الترغیب للمنذری ۴ر ۹۹۷ تحقیق محمد محی الدین عبدالمجید موارد الظمان حدیث ۱۳۷۹ و نصب الرایۃ ۴ر ۲۹۸)

جو اللہ سے اس حال میں ملا کہ وہ شراب کا عادی تھا تو وہ اس حال میں ملا گویا وہ بتوں کا پجاری تھا۔

اور مسند احمد میں ہے:

مدمن الخمر ان مات لقی الله کعابد وثن (الترغیب ایضا و قال المنذری رجاله رجال الصحیح)

شراب کا عادی جب مرجائے وہ اللہ کو اس حال میں ملے گا کہ گویا وہ بت پرست تھا۔

نبی مکرم ﷺ کا شرابی کو بت پرست مشرک جیسا قرار دینا شراب کے حرام ہونے کی واضح دلیل ہے۔

چوتھا طریقہ

اور چوتھی وجہ استدلال یہ ہے کہ شراب و جوا کو اللہ تعالیٰ نے شیطانی فعل قرار دیا ہے اور یہ اس لئے کہ ان سے شرو طغیان رونما ہوتے ہیں اور سرکشی و طغیانی جیسا شیطانی فعل اللہ کی ناراضگی کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ پس جب یہ غضب الٰہی کا سبب ہے تو حرام ہوا اور اس میں کسی صاحب عقل کو شک نہیں ہو سکتا کہ شیطان کا کام انسان کو بہکانا اور کفر و فسق، فجور و گناہ جیسے حرام امور

میں مبتلا کرنا ہے اور صاحب عقل و دانش تو کجا کوئی ضعیف العقل بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ شیطان اللہ کو خوش کرنے اور انسان کو ہدایت دینے کا کام کرتا ہے اور کسی کام کے قبیح و شنیع اور بدترین ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اللہ کی ناراضگی اور شیطان کی خوشی کا باعث ہو اور یہ شراب نوشی ایسا ہی ن ہے۔

اور قرآن مجید میں قتل کو بھی شیطانی فعل قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ سورۃ قصص میں ہے کہ حضرت موسی علہ السلام کے مکہ مارنے سے جب ایک شخص مر گیا تو اس قتل کو خود موسی علیہ السلام نے هذا من عمل الشیطان کہا کہ یہ شیطان کی حرکت یا کارفرمائی ہے (قصص : ۱۵)

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ جس طرح قتل شیطانی حرکت و حرام ہے ویسے ہی شراب بھی حرام ہے۔

پانچواں طریقہ

آیات مائدہ سے شراب کی حرمت پر استدلال کا پانچواں طریقہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب و جوا کو ترک کرنے کا حکم دینے کے لئے الاجتناب کے مصدر سے امر کا صیغہ اجتنبوا کا استعمال فرمایا ہے جو لفظ ترک سے زیادہ بلیغ ہے کیونکہ لفظ اجتناب کسی چیز کو ترک کرنے کے ساتھ ساتھ اس سے دور رہنے کے معنی میں بھی دیتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے شرک و طاغوت، عام کبیرہ گناہوں اور جھوٹی باتوں کو ترک کرنے کے لئے لفظ اجتناب سے ہی حکم فرمایا ہے کیونکہ ان چیزوں کو ترک کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے بندوں کو دور رکھنا بھی اللہ تعالیٰ کا مقصود ہے چنانچہ سورۃ الحج میں ارشاد الہی ہے:

فاجتنبوا الرجس من الاوثان و اجتنبوا قول الزور (الحج : ۳۰)

بتوں کی گندگی سے اجتناب کرو اور جھوٹی بات سے دور رہو۔

سورۃ النحل میں ارشاد ہے:

و اجتنبوا الطاغوت (النحل: ۳۶)

طاغوت سے دور رہو۔

سورۃ النساء میں کبیرہ گناہوں سے اجتناب کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

ان تجتنبوا کبائر ما تنھون عنه نکفر عنکم سیاتکم و ندخلکم مدخلا کریما (النساء: ۳۱)

اگر تم بڑے بڑے گناہوں سے پرہیز و اجتناب کرتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جا رہا ہے تو تمہاری چھوٹی چھوٹی برائیوں کو ہم تمہارے حساب سے مٹا دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔

سورۃ شوریٰ میں اہل ایمان کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

والذین یجتنبون کبائر الاثم و الفواحش و اذا ما غضبوا ھم یغفرون (شوریٰ: ۳۷)

جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں اگر کبھی (کسی پر) غصہ آ جائے تو معاف کر دیتے ہیں۔

سورۃ زمر میں فرمایا:

والذین اجتنبوا الطاغوت ان یعبدوھا و انابوا الی اللہ لھم البشری فبشر عباد

(الزمر: ۱۷)

جن لوگوں نے طاغوت کی بندگی سے اجتناب کیا اور اللہ کی طرف رجوع کر لیا ان کے لئے خوشخبری ہے۔ پس (اے نبیؐ میرے بندوں کو) بشارت سنا دے۔

سورۃ نجم میں ہے:

الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم (النجم: ۳۲)

جو کبیرہ گناہوں اور فحاشی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں الا یہ کہ کوئی معمولی قصور ان سے سرزد ہو جائے۔

اور سورۃ الحجرات میں ارشاد الٰہی ہے:

یایھاالذین اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم (الحجرات: ۱۲)

اے ایمان والو! بہت گمان (یعنی بدظنی) کرنے سے اجتناب کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔

ان تمام آیات میں جن امور سے اجتناب کرنے اور دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے مثلا شرک و طاغوت اور کبیرہ گناہ وغیرہ ان کا ارتکاب حرام ہے ایسے ہی شراب وجوا کا معاملہ بھی ہے۔

چھٹا طریقہ

اور چھٹا طریقہ استدلال یہ ہے کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے فاجتنبوا لعلکم تفلحون فرما کر ان سے اجتناب کو فوز و فلاح اور دنیوی و اخروی کامیابی کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ شراب نوشی اور جوا بازی کا ارتکاب حرام نہ ہوگا تو کیا ہوگا۔ (تفسیر قرطبی ۳ ر ۵ ر ۲۸۸)

ساتواں اور آٹھواں طریقہ

اور ان کی حرمت پر استدلال کا ساتواں اور آٹھواں طریقہ یہ ہے کہ شراب کو بغض و عداوت اور کدورت کو ابھارنے والا قرار دیا گیا ہے۔ اس کے ذریعہ شیطان تم میں عداوت و بغض کے بیج بونا چاہتا ہے انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر (المائدہ: ۹۱) شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے

اس آیت میں یہی بات کہی گئی ہے اور بغض و عداوت دنیوی مفاسد میں سب سے زیادہ خطرناک ہیں اور انہی کی بناء پر مال و جان اور عزت و آبرو سے متعلق مختلف قسم کے گناہ وجود میں آتے ہیں اور اسی وجہ سے شراب کو نبی اکرم

ﷺ نے ام الخبائث اور ام الفواحش قرار دیا۔

ایک عابد کا واقعہ

ابن حبان و بیہقی میں ایک روایت ہے جسے مرفوعا اور موقوفا دونوں طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ عہد قدیم میں ایک عزلت نشین عابد تھا جسے کسی سیاہ کار عورت نے بہانے سے گھر منگوایا اور برائی کرنے پر اکسایا' اس نے انکار کیا تو اس فاحشہ عورت نے یہ تجویز سامنے رکھی کہ یا میری خواہش پوری کرو یا اس بچے کو قتل کرو یا پھر شراب کا ایک جام پیو اور اگر تم نے ایک بھی نہ مانی تو میں شور مچا کر تمہیں بدنام کردوں گی۔ اس شخص نے بدنامی کے ڈر سے زنا اور قتل اور شراب میں سے ایک چیز کو اختیار کرتے وقت زنا و قتل کو کبائر سمجھتے ہوئے شراب پی لی اور نشے کی حالت میں بچے کو بھی قتل کر ڈالا اور اس بدکار عورت سے زنا بھی کر لیا۔ (الترغیب ۴ ,۲۹۹۔۳۰۰ و قال : رواه ابن حبان فی صحيحه و اللفظ له' والبيهقي مرفوعا مثله و موقوفا و ذكر انه المحفوظ و معناه في تفسير المنار ۷ ,۶۴ موارد الظمان حديث ۱۳۷۵ و عزاه ابن الاثير الى النسائی فی جامع الاصول ۶ ,۷۲ صحيح النسائی حديث ۹۳۶ ـ ۵۲۳۷)

علامہ رشید رضا مصری نے اپنی تفسیر المنار میں اس واقعہ کو عمومی انداز میں نقل کرنے کے بعد لکھا کہ لوگوں نے تو اس روایت کو قدیم امتوں سے نقل کیا لیکن آج کل تو اس قسم کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں۔ اور مصر کے بعض فاسقوں کا کہنا ہے کہ اگر نشہ آور اشیاء کا وجود نہ ہوتا تو بہت کم لوگ پیشہ ور اور بازاری عورتوں کے پاس جاتے۔ (تفسیر المنار ۷ , ۶۴)

اور طبرانی کی معجم اور مستدرک حاکم کی صحیح سند والی ایک دوسری حدیث میں نبی اکرم ﷺ سے بھی ایک واقعہ مروی ہے جو بنی اسرائیل کے بادشاہوں میں سے کسی کا ہے۔ جس میں اس نے کسی کو شراب پینے قتل کرنے'

زنا کرنے، خنزیر کا گوشت کھانے میں سے ایک کو اختیار کرنے ورنہ قتل کر دیئے جانے کا حکم دیا تو اس نے بھی شراب کو اختیار کیا۔ اور سب کچھ ہی کر گزرا۔

اس سے پہلے واقعہ کی بھی تائید ہوتی ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے موقوفا مروی ہے اور مرفوعا مری ہے (الترغیب ایضا ۴، ۲۹۹ و قال رواہ الطبرانی باسناد صحیح والحاکم و قال صحیح علی شرط مسلم و انظر التعلیقات السلفیۃ علی النسائی ۲، ۳۲۹)

بہرحال مذکورہ تفصیل سے یہ بات واضح ہو گئی کہ عداوت اور بغض بھی دو الگ الگ مفسدات ہیں کبھی تو جمع ہو جاتے ہیں اور کبھی جدا بھی رہتے ہیں اور شراب و جوا کے ذریعے شیطان دونوں کے بیج بوتا ہے۔ لہذا یہ ان کے حرام ہونے کی دلیل ہے۔

نواں اور دسواں طریقہ

اور آیات مائدہ سے شراب و جوا کی حرمت پر استدلال کا نواں اور دسواں طریقہ یہ ہے کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے شراب و جوا کو ذکر الٰہی اور نماز سے روکنے والا قرار دیا ہے۔ و یصدکم عن ذکر اللہ و عن الصلاۃ میں اس حقیقت کا اظہار کیا گیا ہے اور ذکر الٰہی و نماز ہی تو دین کی اصل روح، اس کی بنیاد اور ستون ہیں اور مومن کا ہتھیار و زاد راہ ہیں اور شراب وجوا ان اہم امور دین میں رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ ذکر الٰہی اور نماز سے روکتے ہیں۔ تو ایسی چیز حلال کیسے ہو سکتی ہے؟

گیارھواں طریقہ

گیارھواں طریقہ استدلال یہ ہے کہ انہی آیات میں اللہ تعالیٰ نے فھل انتم منتھون فرمایا ہے کہ کیا تم ان سے باز نہیں آؤ گے؟ یہاں شراب و جوا سے روکنے کے لئے سوال و استفہام کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے اسے فاء سببیہ

کے ساتھ ملا کر ذکر کیا گیا ہے۔ تو کیا سبب اور مسبب کے مابین فصل کرنا صحیح ہوگا؟ ہر گز نہیں۔ اور پھر یہ استفہام بطور وعید و دھمکی کے آیا ہے جو حکم کے معنوں میں ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم ان آیات کے ترجمہ و تفسیر کے ضمن میں ہم تفسیر زاد المسیر کے حوالہ سے ذکر کر آئے ہیں (انظر زاد المسیر ۲ر۴۱۷ - ۴۱۹)

اس اعتبار سے یہ استفہام بھی شراب و جوا کی حرمت پر دال ہے۔

بارھواں طریقہ

آیاب مائدہ سے شراب کی حرمت پر استدلال کا بارھواں طریقہ آیت ۹۲ کے کلمات سے ہے۔ بارھواں طریقہ یا وجہ استدلال یہ ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول (المائدۃ: ۹۲)

اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو یعنی اللہ نے جو شراب و جوا وغیرہ سے بچنے کا حکم دیا ہے اس میں بھی اللہ کی اطاعت کرتے ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کی بیان کردہ تمام باتوں میں بھی آپ کی اطاعت کرو۔ آپؐ کے اوامر کو مانو اور نواہی سے باز رہو۔ اور نبی اکرم ﷺ کی بیان کردہ باتوں میں سے ہی شراب کے حرام ہونے کا بیان بھی ہے جن کی تفصیل آگے آئے گی ان شاء اللہ سردست صرف دو اشارات نبوی ذکر کئے جاتے ہیں:

پہلا طریقہ جسے امام احمدؒ کے بقول ملتے جلتے الفاظ میں بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے بیان کیا ہے اور جو صحیحین اور متعدد کتب حدیث میں مذکور ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

کل شراب اسکر فھو حرام (للتفصیل بخاری و فتح الباری ۱۰ر۴۱ - ۴۵ مسلم مع النووی ۷ر ۱۳ر ۱۶۹ صحیح ابی داؤد حدیث ۳۱۲۹ صحیح النسائی حدیث ۵۱۶۴ ابن ماجہ حدیث ۳۳۸۶)

ہر مشروب جو نشہ آور ہو حرام ہے۔

اور دوسری روایت میں ہے کل مسکر حرام ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ (بخاری مع الفتح حدیث ۴۳۴۳ مختصر مسلم للمنذری ۱۲۶۴ صحیح ابی داؤد حدیث ۳۱۲۷ ۔ و ما بعدھا ابن ماجہ ۳۳۹۱ صحیح النسائی ۱۵۶۰ ۔ ۱۵۶۱ و بعد، و صحیح الجامع للالبانی حدیث ۴۵۵۰)

اور دوسرا صحیح مسلم و ابوداؤد اور ترمذی میں ارشاد نبوی ہے:

کل مسکر خمر و کل مسکر حرام (مسلم مع نووی ۷/ ۱۳/ ۱۷۲ صحیح ابی داؤد حدیث ۳۱۲۶، صحیح ترمذی ۵۱۵۸)

ہر نشہ آور چیز ہی شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ جبکہ مسلم و دار قطنی کی ایک روایت ہے:

کل مسکر خمر و کل خمر حرام (المنار ۷/ ۵۴، مختصر صحیح مسلم للمنذری حدیث ۱۲۶۲، ابن ماجہ حدیث ۳۳۹۰)

ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر شراب حرام ہے۔

تیرھواں طریقہ

تیرھواں طریقہ استدلال یہ ہے کہ اس آیت میں اطاعت الٰہی اور اطاعت رسول کا حکم دینے کے بعد فرمایا ہے وحذروا کہ ان ہر دو کی نافرمانی سے بچو یعنی ان کی نافرمانی کی صورت میں دنیا اور آخرت میں لاحق ہونے والے فتنہ و عذاب سے بچو کیونکہ انہوں نے انہیں اشیاء کو حرام قرار دیا ہے جو دنیا و آخرت میں ضرر رساں ہے۔ سورۃ نور میں ارشاد الٰہی ہے:

فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم (النور: ۶۳)

رسول کے حکم کی نافرمانی کرنے والوں کو ڈرنا چاہیے کہ وہ کسی فتنہ میں گرفتار نہ ہو جائیں یا دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں۔

معلوم ہوا کہ شراب نوشی اللہ تعالیٰ اور نبی اکرم ﷺ کی نافرمانی اور

فتنہ و عذاب الٰہی کو آواز دینے والی بات ہے لہٰذا یہ حرام ہے۔

چودھواں طریقہ

چودھواں و آخری طریقہ استدلال یہ ہے کہ اس آیت میں فان تولیتم فاعلموا انما علی رسولنا البلاغ فرما کر اللہ تعالیٰ نے دھمکایا ہے کہ تم اطاعت و فرمانبرداری سے منہ پھیرو گے تو جان لو کہ ہمارے رسول کی ذمہ داری صرف ہماری شریعت اور احکام دین کو تم تک پہنچا دینا ہی ہے۔ اور آپ نے واقعی تبلیغ دین کی ذمہ داری پوری کر دی ہے اور دیگر اشیاء کے علاوہ شراب کو حرام قرار دے دیا۔

ان چودہ وجوہ استدلال کو پیش نظر رکھ کر اندازہ فرمائیں تو اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ قرآن پاک میں کسی چیز کی حرمت کے سلسلے میں اتنا تاکیدی حکم نہیں آیا جتنا شراب کی حرمت کے لئے آیا ہے۔ جیسا کہ ان آیات کے ترجمہ و تفسیر کے دوران امام قرطبی کی تفسیر کے حوالہ سے ذکر کیا جا چکا ہے۔ (انظر ۳/۶/۲۸۸ = انظر لوجوہ الاستدلال الاربعة عشر تفسیر المنار ۷/ ۶۳'۶۵ طبع دارالمعرفه بیروت = الخمر و سائر المسکرات شیخ احمد بن حجر البوطامی ص ۴۹ ۔ ۵۵) و قد اضفت الیها اضافات کثیره = فتح الباری ۸۷/ ۳۱ فیه الثمانیه منها تفسیر کبیر رازی ۶/ ۱۲/ ۸۱۔۸۲ فیه الثمانیه منها ایضاً)

سورۃ المائدہ کی آیات سے اہل علم نے جو چودہ طرح سے استدلال کر کے حرام ہونے کا ثبوت قطعی واضح کیا ہے وہ آپ پڑھ چکے ہیں اور بخوبی اندازہ کر چکے ہوں گے کہ قرآن میں کسی بھی دوسری چیز کو حرام قرار دینے کے لئے اتنی تاکید نہیں آئی اور [illegible] اس تاکیدی حکم کی وجہ دراصل وہی تھی جو اس کے بتدریج یا آہستہ آہستہ اور مختلف مراحل میں حرام کئے جانے میں حکمت و مصلحت تھی کہ لوگ اس فتنہ میں بہت مبتلا تھے اور ہوتے ہیں اور یہ

بھی کہ جو احکام دین خواہشات نفسانی کے مخالف ہوتے ہیں لوگ ان کی حتی الامکان تاویل کرنے کی کوشش کرتے ہیں لہذا اللہ تعالی نے ایسے لوگوں کی تاویلات کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔

آیات اعراف سے حرمت شراب پر استدلال

اور پھر قرآن کریم میں سورۃ البقرہ' سورۃ النساء اور سورۃ المائدہ کی مذکورہ آیات ہی نہیں جو شراب کی حرمت پر دلالت کرتی ہوں بلکہ ابو جعفر النحاس کے حوالہ سے حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے اپنی بے نظیر تالیف فتح الباری شرح صحیح بخاری میں جو بجا طور پر علوم سنت کا انسائیکلوپیڈیا کہلوانے کی مستحق ہے' ذکر کیا ہے کہ بعض اہل علم نے سورۃ اعراف کی اس آیت سے بھی شراب کے حرام ہونے پر استدلال کیا ہے جس میں ارشاد الہی ہے:

قل انما حرم ربی الفواحش ما ظھر منھا و ما بطن و الاثم و البغی بغیر الحق (الاعراف: ۳۳)

کہہ دیجئے (اے نبیؐ) کہ میرے رب نے ظاہر و باطن ہر قسم کی فحاشی' گناہ اور حق کے خلاف بغاوت و زیادتی کو حرام قرار دیا ہے۔

اور اس سے یوں استدلال کیا گیا ہے کہ اللہ تعالی نے سورۃ البقرۃ میں فرمایا ہے:

قل فیھما اثم کبیر و منافع للناس (البقرۃ: ۲۱۹)

کہہ دیجئے! کہ ان میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے لئے بعض فائدے بھی ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے شراب و جوا کو کبیرہ گناہ بتایا ہے اور سورۃ اعراف والی مذکورہ آیت میں گناہ کو صراحت کے ساتھ حرام قرار دیا ہے۔ لہذا اس آیت کی رو سے بھی شراب حرام ہونے کا واضح ثبوت مل گیا۔

(فتح الباری ۱۰/ ۳۱)

اسی طرح سورۃ اعراف سے بھی شراب کے حرام ہونے کی دلیل ملتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں فرمایا ہے :

ویحل لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبائث (الاعراف : ۱۵۷)

کہ آپ لوگوں کے لئے پاک چیزیں حلال کرتے ہیں اور خبیث و ناپاک چیزیں حرام کرتے ہیں۔

اور شراب صرف خبیث چیز ہی نہیں بلکہ اس کو تو نبی اکرم ﷺ نے تمام خباثتوں کی جڑ قرار دیا ہے۔ جیسا کہ طبرانی اوسط کی حدیث ذکر ہو چکی ہے۔ جس میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے : باقی صفحہ ۳۱ پر

دروس القرآن

مولانا خلیل احمد حامدیؒ کے دروس القرآن پر مشتمل تفسیر جمعیت طلبہ عربیہ پاکستان کے زیر اہتمام شائع ہونے والے دینی مدارس کے طلبہ کے ترجمان رسالے ماہنامہ "مشکوۃ المصباح" میں (مستقل کالم تفہیم القرآن) کے نام سے سلسلہ وار شائع ہو رہی ہے۔

پہلا کالم اکتوبر ۱۹۹۶ء میں مطالعہ کیجئے۔

رابطہ دفتر ماہنامہ مشکوۃ المصباح